بہادر مسلمانوں کا ہیرو جس نے چند بندوقوں اور چند رضا کاروں کے ساتھ اور افغانستان کے کسی پہاڑ کی غار میں چھپ کر رہنے کے باوجود دنیا کی سب سے بڑی طاقت پر لرزہ طاری کر رکھا ہے' ان دنوں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دار الحکومت کے تھانوں میں لٹکا ہوا ہے۔ یہ اسامہ بن لادن ہے۔ امریکہ کی نظروں میں دہشت گرد اور عالمی مجرم۔ اس کی گرفتاری بہت ضروری ہے اور اسی لیے اسلام آباد کے تھانوں میں اس کی تصویر بستہ الف کے بد معاشوں' سمگلروں اور غنڈوں کے پہلو میں لگائی گئی ہے۔ مسلمانوں کی پہلی ایٹمی طاقت پر کس قدر جلدی یہ وقت آگیا ہے۔ مجاہد اور غازی غنڈوں کی صف میں شامل کر دیے گئے ہیں کیونکہ وہ مسلمانوں کے عظیم دشمن امریکہ کو سخت ناپسند ہیں' اس قدر کہ اس نے اس دبلے پتلے شخص کو قتل کرنے کے لیے اپنے اعلیٰ ترین ہتھیاروں کو استعمال کیا لیکن وہ بچ گیا۔ وجہ صرف یہ تھی کہ اس کی زندگی امریکہ کے نہیں' کسی اور کے اختیار میں تھی۔ لیکن جن کی زندگیاں امریکہ کے اختیار میں ہیں' انہوں نے اسے تھانوں میں لٹکا دیا ہے۔ عین ممکن ہے امریکہ کو یہ پیش کش بھی کی گئی ہو کہ ہم بہت جلد مسمی اسامہ بن لادن کو پکڑ لیں گے اور ہمارا کوئی تجربہ کار تھانیدار اس سے تمام جرموں کا اعتراف بھی کرا لے گا جس کے بعد اسے ان اعترافات کے تحفے کے ساتھ امریکہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ جس ملک کے اعلیٰ ترین منتخب اداروں کے سربراہ آج بھی برطانیہ کی ملکہ کو اپنی ملکہ سمجھتے ہوں' اسے وفادار رعایا ہونے کا یقین دلاتے ہوں اور اس کی واپسی کی دعائیں مانگتے ہوں' وہ اسامہ بن لادن کو غنڈہ' بدمعاش اور ایک عادی مجرم نہیں سمجھیں گے تو اور کیا سمجھیں گے؟

اسامہ بن لادن گوشت پوست کا ایک آدمی نہیں ہے جو سعودی عرب کا باشندہ ہے اور ان دنوں افغانستان میں مقیم ہے۔ وہ شخص غیر اسلام یا اسلام دشمنوں کے خلاف جہاد کی علامت اور بغاوت کا علم ہے۔ وہ اس عہد میں جب دنیا بھر کے مسلمان مغرب کے معاشی سامراج تل سسک رہے ہیں اور جن کی ہمتیں اور حوصلے ٹوٹ چکے ہیں' اسلامی تاریخ کے ندہ ورقوں سے نکل کر آنے والا کوئی صلاح الدین ایوبی ہے مگر ایک بد قسمت صلاح الدین جس کی قوم اسے تھانوں میں لٹکاتی پھرتی ہے۔

(روزنامہ جنگ' ۱۵ اکتوبر ۹۸ء)